ازعدالتِ عظمیٰ

تاریخ فیصلہ: 5 فروری 1965

بھیالال

بنام

ہری کِشن سنگھ ودیگراں

[پی. بی. گجیندرگڈکر، چیف جسٹس، کے. این. وانچو، ایم. ہدایات اللہ، جے. سی. شاہ اور ایس. ایم. سکری، جسٹس صاحبان]

آئین ہند، آرٹیکل 341- صدر جمہوریہ ہند-ریاست کے کچھ حصوں کے سلسلے میں درج فہرست ذات کی وضاحت-جوازیت-چمار، اگر دوہر ذات میں شامل کیا جائے،

اپیل کنندہ کے انتخاب کو اس بنیاد پر چیلنج کیا گیا کہ اس کا تعلق دوہر ذات سے ہے جسے زیر بحث ضلع کے لیے درج فہرست ذات کے طور پر تسلیم نہیں کیا گیا تھا اور اس لیے اس کا یہ اعلان کہ وہ چمار ذات سے تعلق رکھتا ہے جو کہ ایک درج فہرست ذات ہے، ریٹرننگ آفیسر کے ذریعے نامناسب اور غیر قانونی طور پر قبول کیا گیا. الیکشن ٹریبونل نے انتخابات کو کالعدم قرار دے دیا. ہائی کورٹ کی اپیل پر اس نتیجے کی تصدیق کی گئی. سپریم کورٹ میں اپیل میں.

حکم ہوا کہ: (i) یہ استدعا کہ اگرچہ اپیل کنندہ چمار نہیں ہے، لیکن وہ اس حقیقت کی وجہ سے اسی حیثیت کا دعوی کر سکتا ہے کہ اس کا تعلق دوہر ذات سے ہے جو چمار ذات کی ذیلی ذات ہے، قبول نہیں کی جا سکتی. آئین کے آرٹیکل 341 میں موجود دفعات کو مد نظر رکھتے ہوئے اس قسم کی تحقیقات کی اجازت نہیں ہو گی. [881F-G]

بساوالنگپا بمقابلہ ڈی مونیچناپا، [1965] 1 ایس سی آر 316، حوالہ دیا گیا.

(ii) آئین کے آرٹیکل 341 کے تحت ذاتوں، نسلوں یا قبائل کی وضاحت میں صدر کو واضح طور پر ذاتوں، نسل یا قبیلے کے حصوں یا گروہوں تک نوٹیفکیشن کو محدود کرنے کا اختیار دیا گیا ہے، صدر اس نتیجے پر پہنچ سکتا ہے کہ پوری ذات، نسل یا قبیلہ نہیں بلکہ ان کے اندر کے حصوں یا گروہوں کی وضاحت کی جانی چاہیے. اسی طرح صدر نہ صرف پوری ریاست کے سلسلے میں ذاتوں، نسلوں یا

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:48
I attest to the accuracy and
integrity of this document

قبائل یا اس کے کچھ حصوں کی وضاحت کر سکتا ہے، بلکہ ریاست کے ان حصوں کے سلسلے میں جہاں وہ مطمئن ہے کہ نسل، ذات یا قبیلے کی سماجی اور تعلیمی پسماندگی کا جائزہ اس طرح کی وضاحت کو جواز فراہم کرتا ہے۔[882 H–883 C]

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبری 765، سال 1964۔

پہلی اپیل نمبر 24، سال 1963 میں مدھیہ پردیش ہائی کورٹ کے 23 اپریل 1963 کے فیصلے اور حکم سے خصوصی اجازت کے ذریعے اپیل۔

اپیل کنندہ کی طرف سے این سی چٹرجی، وی ایس ساہنی، ایس ایس کنجوجا اور گنپت رائے۔

جی ایس پاٹھک اور دیپک دتا چودھری، مدعا نمبر 1 کے لیے۔

عدالت کا فیصلہ چیف جسٹس گجیندر گڈکر نے سنایا۔

خصوصی اجازت کے ذریعے یہ اپیل مدعا علیہ نمبر 1، ہری کشن سنگھ کی طرف سے دائر کی گئی ایک انتخابی درخواست سے پیدا ہوتی ہے، جس میں مدھیہ پردیش کے ضلع سیہور کے بیراسیا حلقے میں مخصوص نشست پر اپیل کنندہ بھیالال کے انتخاب کے جواز کو چیلنج کیا گیا ہے۔ زیر بحث انتخابات فروری 1962 میں ہوئے تھے۔ اس انتخاب میں اپیل کنندہ، مدعا علیہ نمبر 1، اور تین دیگر افراد نے خود کو امیدوار کے طور پر پیش کیا۔ اپیل کنندہ کو 26 فروری 1962 کو باضابطہ طور پر منتخب قرار دیا گیا کیونکہ اس نے سب سے زیادہ ووٹ حاصل کیے تھے۔ اس کا اگلا حریف مدعا علیہ نمبر 1 تھا۔ اس درخواست کے ذریعے، مدعا علیہ نمبر 1 نے اپیل کنندہ کے انتخاب کے جواز کو اس بنیاد پر چیلنج کیا کہ اپیل کنندہ کا تعلق دوہر ذات سے ہے اور وہ چمار نہیں تھا۔ اپیل کنندہ نے 19 جنوری 1962 کو سیہور میں ریٹرننگ آفیسر کے سامنے اپنا کاغذات نامزدگی داخل کیا تھا اور اعلان کیا تھا کہ وہ سیہور ضلع کے سلسلے میں ریاست مدھیہ پردیش کی چمار درج فہرست ذات کا رکن ہے۔ اس اعلان کو ریٹرننگ آفیسر نے قبول کر لیا۔ مدعا علیہ نمبر 1 نے دعوی کیا کہ دوہر ذات کو ضلع سیہور اور رائسین کے لیے درج فہرست ذات کے طور پر تسلیم نہیں کیا گیا تھا، اور اس لیے ریٹرننگ آفیسر نے اپیل کنندہ کے چمار درج فہرست ذات سے تعلق رکھنے کے اعلان کو نامناسب اور غیر قانونی طور پر قبول کر لیا تھا۔ چونکہ اپیل کنندہ کا تعلق زیر بحث درج فہرست ذات سے نہیں تھا، اس لیے وہ مذکورہ حلقے کے سلسلے میں مخصوص نشست کے لیے انتخاب میں کھڑے ہونے کا حقدار نہیں تھا۔ یہ وہ بنیاد ہے جس پر مدعا علیہ

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:48
I attest to the accuracy and
integrity of this document

نمبر 1 نے اپیل کنندہ کے انتخاب کی صداقت کو چیلنج کیا تھا. دوسری طرف، اپیل کنندہ نے زور دے کر کہا کہ مدعاعلیہ نمبر 1 کی طرف سے دائر کی گئی انتخابی درخواست قابل قبول نہیں ہے کیونکہ اس نے 2000 روپے کی ضمانت قانونی قواعد کے ذریعہ مقرر کردہ طریقے سے جمع نہیں کی تھی.

ان استدعاوں پر الیکشن ٹریبونل نے مناسب مسائل وضع کیے. پہلے چار مسائل میں مدعاعلیہ نمبر 1 کی طرف سے چمار درج فہرست ذات سے تعلق رکھنے والے رکن کے طور پر اپیل کنندہ کی نامزدگی کے جواز کے خلاف اٹھائے گئے بنیادی تنازعہ کا احاطہ کیا گیا تھا، جبکہ پانچواں مسئلہ مدعاعلیہ نمبر 1 کی طرف سے دائر انتخابی پٹیشن کی نااہلی کے بارے میں اپیل کنندہ کے تنازعہ سے متعلق تھا. دونوں فریقوں نے اپنے درمیان تنازعہ کے بنیادی نکتے پر اپنی درخواستوں کی حمایت میں ثبوت پیش کیے. الیکشن ٹریبونل نے فریقین کی طرف سے پیش کردہ زبانی شواہد پر غور کیا، ان دستاویزات کی جانچ کی جن پر انہوں نے بالترتیب بھروسہ کیا، اور مدعاعلیہ نمبر 1 کے حق میں پایا. انتخابی پٹیشن کی اہلیت کے خلاف اپیل کنندہ کی طرف سے اٹھائی گئی عرضی کے حوالے سے ٹریبونل نے اس کے خلاف پایا. نتیجے میں، انتخابی درخواست کی اجازت دی گئی اور اپیل کنندہ کے انتخاب کو کالعدم قرار دے دیا گیا.

الیکشن ٹریبونل کے اس فیصلے کے خلاف، اپیل کنندہ نے مدھیہ پردیش ہائی کورٹ میں اپیل کو ترجیح دی. ہائی کورٹ کے سامنے ان ہی دو نکات پر زور دیا گیا. ہائی کورٹ نے دونوں نکات پر الیکشن ٹریبونل کے فیصلے کی تصدیق کی ہے. اس نے فیصلہ دیا ہے کہ مدعاعلیہ نمبر 1 کی طرف سے دائر انتخابی درخواست درست تھی اور سیکیورٹی ڈپازٹ اس نے قانونی تقاضوں کے مطابق کیا تھا. اس تنازعہ کی خوبیوں پر کہ آیا اپیل کنندہ ذات پات کے لحاظ سے چمار تھا اور اس طرح وہ زیر بحث حلقے میں مخصوص نشست کے لیے منتخب ہونے کا حقدار تھا، ہائی کورٹ نے اصل میں الیکشن ٹریبونل کے نتیجے سے اتفاق کیا ہے. نتیجتاً، اپیل کنندہ کی طرف سے پیش کردہ اپیل 23 اپریل 1963 کو مسترد کر دی گئی. یہ اس فیصلے کے خلاف ہے کہ اپیل کنندہ خصوصی اجازت کے ذریعے اس عدالت میں آیا ہے.

اپیل کنندہ کی جانب سے مسٹر چٹرجی نے دلیل دی ہے کہ ہائی کورٹ نے اس ذات کے حوالے سے الیکشن ٹریبونل کے نتائج کی تصدیق کرنے میں غلطی کی ہے جس سے اپیل کنندہ کا تعلق ہے. ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اپیل کنندہ کا معاملہ یہ تھا کہ وہ دوہر چمار تھا جو اس کے مطابق چمار درج فہرست ذات کی ذیلی ذات ہے. انہوں نے زور دیا کہ مذکورہ ذیلی ذات کو 'موچی' بھی کہا جائے. اس

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:48
I attest to the accuracy and
integrity of this document

عرضی کی حمایت میں، اپیل کنندہ نے گواہوں کی جانچ پڑتال کی اور دستاویزات پیش کیں، اور جیسا کہ ہم نے ابھی اشارہ کیا ہے، مدعاعلیہ نمبر 1 نے گواہ اور جانچ شدہ دستاویزات بھی پیش کیں تاکہ یہ ظاہر کیا جاسکے کہ دوہر ذات چمار ذات سے الگ اور آزاد تھی اور اس لیے دوہر صدارتی حکم کے معنی میں چمار ہونے کا دعوی نہیں کر سکتے تھے. اس طرح، موجودہ کارروائی میں فیصلے کے لیے فریقین کے درمیان جو سوال پیدا ہوا وہ حقیقت کا سوال ہے اور اس سوال پر ٹریبونل اور ہائی کورٹ دونوں نے اپیل گزار کے خلاف بیک وقت نتائج اخذ کیے ہیں. یہ سچ ہے کہ اس نکتے پر اپنے نتیجے پر پہنچنے میں ٹریبونل کے ساتھ ساتھ ہائی کورٹ کو زبانی اور دستاویزی شواہد پر غور کرنا پڑتا تھا؛ لیکن اس قسم کے معاملات میں جہاں ٹریبونل اور ہائی کورٹ حقائق کے سوالات پر بیک وقت نتائج اخذ کرتے ہیں، یہ عدالت عام طور پر مداخلت نہیں کرتی ہے؛ اور مسٹر چٹرجی کو سننے کے بعد ہمیں اس معاملے میں اپنے معمول کے عمل سے ہٹنے کی کوئی وجہ نظر نہیں آتی.

مدعاعلیہ نمبر 1 نے اپیل گزار کی ذات سے تعلق رکھنے والے 13 گواہوں سے پوچھ گچھ کی. ان سب نے زور دے کر کہا کہ ان کا تعلق چمار ذات سے نہیں ہے. ان کے شواہد کے مطابق، دوہر ذات چمار ذات سے مختلف تھی. مذکورہ دو ذاتوں کے ارکان کے درمیان کوئی بین ذات شادی نہیں تھی اور نہ ہی بین ذات رات کا کھانا تھا. اس ثبوت سے پتہ چلتا ہے کہ ضلع سیہور کے چمار اور موچی محلوں میں رہتے تھے جو ان محلوں سے مختلف تھے جن میں دوہر رہتے تھے. مدعاعلیہ نمبر 1 کے ذریعے جانچ پڑتال کیے گئے گواہوں میں، ہائی کورٹ نے درخواست گزار کے گواہ کشن لال کے ثبوت کو کافی اہمیت دی ہے. وہ دوہر سماج کے سکریٹری تھے جسے خود اپیل کنندہ نے شروع کیا تھا. اپیل کنندہ اس وقت اس سماج کا سرپنچ تھا. یہ سچ ہے کہ سماج نے زیادہ دیر تک کام نہیں کیا. لیکن سماج کے آئین کو ظاہر کرنے کے لیے مدعاعلیہ نمبر 1 کی طرف سے پیش کردہ دستاویزات واضح طور پر اس بات کی نشاندہی کرتی ہیں کہ اپیل کنندہ نے اس معاملے میں نمایاں حصہ لیا تھا. کشن لال کا ثبوت بالکل واضح اور غیر واضح ہے. انہوں نے حلف پر کہا ہے کہ دوہر اور چمار ذاتیں بالکل مختلف ہیں. چمار، ان کے مطابق، مردہ جانوروں کی کھالیں اتارتے ہیں، جوتے تیار کرتے ہیں اور چمڑے کا کام کرتے ہیں. گواہ نے کہا کہ دوہر، چمار ذات کی ذیلی ذات نہیں ہے؛ دونوں کے درمیان بین کھانے اور بین شادی کا کوئی تعلق نہیں ہے. انہوں نے اس بات سے انکار کیا کہ دوہروں کو موچی کہا جاتا ہے. مسٹر چٹرجی کوئی وجہ نہیں دکھا سکے ہیں کہ ہائی کورٹ کو اس گواہ کے ثبوت پر یقین کیوں نہیں کرنا چاہیے تھا. گواہ کا تعلق اسی ذات سے ہے جس سے اپیل گزار کا تعلق ہے اور اس کا کوئی مقصد نہیں دکھایا گیا ہے کہ

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:48
I attest to the accuracy and
integrity of this document

اسے کسی ایسے معاملے کے سلسلے میں غلط حلف کیوں لینا چاہیے جو اس کی حیثیت کے حامل افراد کے لیے بہت اہمیت کا حامل ہو. اس بات کا امکان نہیں ہے کہ کشن لال جیسا شخص اپنی ذات کے بارے میں غلط بیان دے.

اپنی زبانی شہادت کی حمایت میں، مدعا علیہ نمبر 1 نے کچھ دستاویزات پیش کیں، جن میں نمائش پی 2، پی 3، پی 4 اور پی 5 شامل ہیں. ان سب پر اپیل کنندہ کے دستخط ہیں اور ان کا تعلق سال 1956 سے ہے. ان دستاویزات میں، اپیل کنندہ نے خود کو دوہر کے طور پر بیان کیا ہے؛ ان میں سے کسی میں بھی اس نے اپنی ذات کا ذکر چمار کے طور پر نہیں کیا ہے. اسی طرح کا اثر دیگر دستاویزات کا بھی ہے جن پر مدعا علیہ نمبر 1 نے انحصار کیا. وہ ہیں پی. 8، پی. 10، پی. 11، پی. 6، پی. 7، پی. 9، پی. 14، پی. 15، پی. 17، پی. 19 تا پی. 27.

تردید میں اپیل کنندہ نے خود سے اور اپنے گواہوں سے تفتیش کی. اس زبانی ثبوت کا مقصد یہ ظاہر کرنا تھا کہ دوہر ذات موچی ذات سے ملتی جلتی ہے اور یہ چمار ذات کی ذیلی ذات ہے. زبانی ثبوت کے علاوہ، اپیل کنندہ نے 22 دستاویزات پیش کیں. یہ سچ ہے کہ ان میں سے کچھ دستاویزات جنہیں الیکشن ٹریبونل نے ناقابل اعتبار یا غیر متعلقہ قرار دیتے ہوئے مسترد کر دیا تھا، انہیں ہائی کورٹ نے متعلقہ اور حقیقی کے طور پر قبول کر لیا ہے. اس کے باوجود، ہائی کورٹ اس نتیجے پر پہنچی ہے کہ یہ دستاویزات تسلی بخش طور پر یہ ظاہر نہیں کرتی ہیں کہ دوہر ذات چمار ذات کی ذیلی ذات ہے. اس سلسلے میں، ہائی کورٹ نے نشاندہی کی ہے کہ اپیل کنندہ کی طرف سے جن دستاویزات پر بھروسہ کیا گیا ہے وہ اس کے مقدمے کی حمایت نہیں کرتے ہیں کہ دوہر ذات چمار ذات کی ذیلی ذات ہے، اور اس لحاظ سے، وہ موجودہ کارروائی میں اپیل کنندہ کی طرف سے کی گئی درخواست سے مطابقت نہیں رکھتے ہیں. ہم نے مسٹر چٹرجی کو اجازت دی کہ وہ ہمیں مادی شواہد کے ذریعے لے جائیں؛ اور مسٹر چٹرجی کی طرف سے کی گئی تنقید کی روشنی میں مذکورہ شواہد پر غور کرنے پر، ہم مطمئن ہیں کہ حقیقت کے مرکزی سوال پر ٹریبونل اور ہائی کورٹ کی طرف سے درج کردہ ہم آہنگی کے نتیجے میں مداخلت کرنے کی کوئی وجہ نہیں ہے. اس کے مطابق ہمیں یہ ماننا چاہیے کہ اپیل کنندہ کا تعلق چمار ذات سے نہیں ہے اور اس طرح وہ زیر بحث حلقے میں چماروں کی درج فہرست ذات کے لیے مخصوص نشست پر مقابلہ کرنے کا اہل نہیں تھا.

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:48
I attest to the accuracy and
integrity of this document

اتفاق سے، ہم اس بات کی طرف اشارہ کر سکتے ہیں کہ آئین (درج فہرست ذاتوں) کے حکم، 1950 کے پیش نظر موجودہ کارروائی میں اس دلیل پر غور نہیں کیا جا سکتا کہ دوہر ذات چمار ذات کی ذیلی ذات ہے. یہ حکم صدر نے آئین کے آرٹیکل 341 کے تحت جاری کیا ہے. آرٹیکل 341(1) میں کہا گیا ہے کہ صدر کسی بھی ریاست یا مرکز کے زیر انتظام علاقے کے حوالے سے، اور جہاں وہ ایک ریاست ہے، اس کے گورنر سے مشاورت کے بعد، عوامی نوٹیفکیشن کے ذریعے، ذاتوں، نسلوں یا قبائل یا ذاتوں، نسلوں یا قبائل کے کچھ حصوں یا گروہوں کی وضاحت کر سکتا ہے جو اس آئین کے مقاصد کے لیے اس ریاست یا مرکز کے زیر انتظام علاقے کے سلسلے میں، جیسا بھی معاملہ ہو، درج فہرست ذاتوں کی سمجھی جائیں گی. ذیلی آرٹیکل (2) یہ بتاتا ہے کہ پارلیمنٹ قانون کے ذریعے شق (1) کے تحت جاری کردہ نوٹیفکیشن میں مخصوص درج فہرست ذاتوں کی فہرست میں کسی بھی ذات، نسل یا قبیلے یا کسی بھی ذات، نسل یا قبیلے کے اندر یا گروہ کے حصے کو شامل یا خارج کر سکتی ہے، لیکن جیسا کہ اوپر کہا گیا ہے اس کے علاوہ مذکورہ شق کے تحت جاری کردہ نوٹیفکیشن کو بعد کے کسی نوٹیفکیشن کے ذریعے تبدیل نہیں کیا جائے گا. اس طرح یہ واضح ہے کہ اس بات کا تعین کرنے کے لیے کہ آیا کوئی خاص ذات آرٹیکل 341 کے معنی میں درج فہرست ذات ہے یا نہیں، کسی کو اس سلسلے میں صدر کی طرف سے جاری کردہ عوامی نوٹیفکیشن کو دیکھنا ہوگا. موجودہ معاملے میں، نوٹیفکیشن چمار، جاٹاو یا موچی کا حوالہ دیتا ہے، اور اس لیے، فریقین کے درمیان تنازعہ کے سوال سے نمٹنے میں، الیکشن ٹریبونل جو جانچ کر سکتا ہے وہ یہ ہے کہ اپیل کنندہ چمار، جاٹاو یا موچی ہے یا نہیں. یہ عرضی کہ اگرچہ اپیل کنندہ چمار نہیں ہے، لیکن وہ اس حقیقت کی وجہ سے اسی حیثیت کا دعوی کر سکتا ہے کہ اس کا تعلق دوہر ذات سے ہے جو چمار چمار ذات کی ذیلی ذات ہے، قبول نہیں کی جا سکتی. ہمیں ایسا لگتا ہے کہ آرٹیکل 341 میں موجود دفعات کو مد نظر رکھتے ہوئے اس قسم کی جانچ جائز نہیں ہوگی. بی بسا والنگپا بمقابلہ ڈی مونیناپا اور دیگر([1]) کے معاملے میں، اس عدالت کو اسی طرح کے سوال پر غور کرنے کا موقع ملا. اس معاملے میں فیصلے کے لیے جو سوال پیدا ہوا وہ یہ تھا کہ آیا مدعا علیہ نمبر 1، اگرچہ وودار ذات کے لحاظ سے، حکم میں مذکور بھووی کی درج فہرست ذات سے تعلق رکھتے ہیں، اور یہ کہتے ہوئے کہ مذکورہ سوال کی تحقیقات جائز ہے، عدالت نے تفصیل سے ان خصوصی اور غیر معمولی حالات کا حوالہ دیا ہے جنہوں نے ہائی کورٹ کو یہ قرار دینے میں جواز پیش کیا کہ ووڈار ذات حکم کے معنی میں بھووی ذات کے برابر تھی. ورنہ عام اصول یہ ہوگا: "یہ قبول کیا جا سکتا ہے کہ یہ ثبوت پیش کر کے حکم میں کوئی ترمیم کرنے کے لیے کھلا نہیں ہے، مثال کے طور پر، کہ اگرچہ حکم میں صرف ذات اے کا ذکر کیا گیا ہے، ذات B بھی ذات اے کا ایک حصہ ہے اور اس لیے اسے ذات اے میں شامل سمجھا جانا چاہیے.

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:48
I attest to the accuracy and
integrity of this document

یہ ایک اور وجہ ہے کہ اپیل کنندہ کی طرف سے یہ درخواست کہ دوہر ذات چمار ذات کی ذیلی ذات ہے اور اس طرح اسے حکم میں شامل سمجھا جانا چاہیے، قبول نہیں کی جا سکتی.

جب کہ ہم معاملے کے اس پہلو کا حوالہ دے رہے ہیں، ہم اس بات کی نشاندہی کر سکتے ہیں کہ حکم نامے میں ایک ہی عنوان کے تحت مختلف ذاتوں کی وضاحت کرنے کے لیے اچھی طرح سے خیال رکھا گیا ہے جہاں تحقیقات سے پتہ چلتا ہے کہ ایک ہی ذات کے مختلف نام تھے، یا اس کی ذیلی ذات تھی جو حکم نامے کے مقاصد کے لیے درج فہرست ذاتوں کے طور پر سلوک کرنے کے حقدار تھے. مثال کے طور پر ضلع دتیا میں اندراج 3 سے مراد چمار، اہیروار، چمار منگن، موچی یا ریداس ہے. اسی طرح، مہاراشٹر کے حوالے سے، آئٹم 1، اندراجات 3 اور 4 ایک ہی ذات کو مختلف ناموں سے حوالہ دیتے ہیں جو یا تو ظاہر کرتا ہے کہ مذکورہ ذاتوں کو مختلف طریقے سے جانا جاتا ہے یا مختلف ذیلی ذاتوں پر مشتمل ہے. اسی طرح، مذکورہ فہرست میں آئٹم 2، اندراج 4 چمار، چاماری، موچی، نونا، روہی داس، رام نامی، ستنامی، سرجیہ بنشی یا سرجیار منامی سے مراد ہے. یہ بھی قابل ذکر ہے کہ مہاراشٹر کے بعض اضلاع میں چمبھر اور دھور کو الگ سے فہرست میں شامل کیا گیا ہے. لہٰذا، ہمیں نہیں لگتا کہ مسٹر چٹرجی ہائی کورٹ کے اس نتیجے پر سنجیدگی سے جھگڑا کر سکتے ہیں کہ اپیل کنندہ نے یہ نہیں دکھایا ہے کہ اس کا تعلق چمار ذات سے ہے جسے حکم نامے میں زیر بحث حلقے کے حوالے سے درج فہرست ذات کے طور پر دکھایا گیا ہے.

مسٹر چٹرجی نے یہ دلیل دینے کی کوشش کی کہ یہ صدر کے لیے مجاز نہیں ہے کہ وہ ریاستوں کے مختلف اضلاع یا ذیلی علاقوں کے حوالے سے درج فہرست ذاتوں کی فہرستوں کی وضاحت کرے. ان کی دلیل یہ تھی کہ آرٹیکل 341(1) کے تحت صدر جو کچھ کر سکتے ہیں وہ ذاتوں، نسلوں یا قبائل یا اس کے کچھ حصوں کی وضاحت کرنا ہے، لیکن یہ پوری ریاست یا مرکز کے زیر انتظام علاقے کے سلسلے میں کیا جانا چاہیے، جیسا بھی معاملہ ہو. دوسرے لفظوں میں، مسٹر چٹرجی کہتے ہیں، صدر ریاست کو مختلف اضلاع یا ذیلی علاقوں میں تقسیم نہیں کر سکتے اور آرٹیکل 341(1) کے مقصد کے لیے ذاتوں، نسلوں یا قبائل کی وضاحت نہیں کر سکتے. ہماری رائے میں اس دلیل میں کوئی بنیاد نہیں ہے. آرٹیکل 341(1) کا مقصد واضح طور پر درج فہرست ذاتوں کے اراکین کو معاشی اور تعلیمی پسماندگی کے حوالے سے اضافی تحفظ فراہم کرنا ہے جس سے وہ دوچار ہیں. یہ واضح ہے کہ ذاتوں، نسلوں یا قبائل کی وضاحت میں صدر کو واضح طور پر ذاتوں، نسلوں یا قبائل کے کچھ حصوں یا گروہوں تک نوٹیفکیشن کو محدود کرنے کا اختیار دیا گیا ہے، اور اس کا مطلب یہ ہونا چاہیے کہ کسی ذات، نسل یا

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:48
I attest to the accuracy and
integrity of this document

قبیلے کی تعلیمی اور سماجی پسماندگی کا جائزہ لینے کے بعد صدر اس نتیجے پر پہنچ سکتا ہے کہ پوری ذات، نسل یا قبیلہ نہیں بلکہ ان کے اندر کے حصوں یا گروہوں کی وضاحت کی جانی چاہیے. اسی طرح، صدر ذاتوں، نسلوں یا قبائل یا اس کے کچھ حصوں کی وضاحت نہ صرف پوری ریاست کے سلسلے میں کر سکتا ہے، بلکہ ریاست کے ان حصوں کے سلسلے میں جہاں وہ مطمئن ہے کہ سماجی اور تعلیم کا امتحان نسل، ذات یا قبیلے کا پسماندگی ہے، اس طرح کی وضاحت کو جواز فراہم کرتا ہے. در حقیقت، یہ اچھی طرح سے معلوم ہے کہ آرٹیکل 341(1) کے تحت نوٹیفکیشن جاری ہونے سے پہلے ایک تفصیلی جانچ کی جاتی ہے اور اس جانچ کے نتیجے میں ذاتوں، نسلوں یا قبائل کے ساتھ سماجی انصاف کی کوشش کی جاتی ہے جو ضروری معلوم ہوتا ہے، اور انصاف کرنے میں، ظاہر ہے کہ نہ صرف ذاتوں، نسلوں یا قبائل کے حصوں یا گروہوں کی وضاحت کرنا بہتر ہوگا، بلکہ ریاست کے مختلف علاقوں کے حوالے سے مذکورہ وضاحت کرنا بھی مناسب ہوگا. ان ذاتوں، نسلوں یا قبائل کے حوالے سے تعلیمی اور سماجی پسماندگی پوری ریاست میں یکساں یا ایک جیسی شدت کی نہیں ہو سکتی؛ یہ مختلف علاقوں میں درجے یا قسم میں مختلف ہو سکتی ہے اور یہ زیر بحث عوامی نوٹیفکیشن جاری کرنے کے مقصد سے ریاست کو آسان اور موزوں علاقوں میں تقسیم کرنے کا جواز پیش کر سکتی ہے. لہذا، مسٹر چٹرجی غلطی پر ہیں جب وہ یہ دعوی کرتے ہیں کہ صدر کی طرف سے مختلف علاقوں کے حوالے سے جاری کردہ نوٹیفکیشن آرٹیکل 341(1) کے تحت ان کے اختیار سے باہر ہے.

نتیجہ یہ ہے کہ اپیل ناکام ہو جاتی ہے اور اخراجات کے ساتھ مسترد کر دی جاتی ہے.

اپیل مسترد کر دی گئی.

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:48
I attest to the accuracy and
integrity of this document